جلد ۵ — بمبئی — دوشنبہ ۱۴ جمادی الاول سنہ ۱۳۱۸ھ مطابق ۱۰ ستمبر سنہ ۱۹۰۰ع — نمبر ۳۷

مقدمۂ اسپکٹیٹر

ہندی مسلمانونکی عالی ہمتی

(چندۂ حجاز ریلوے)

نام	مقام	رقم	معرفت
[illegible] صاحب	کلکتہ	[illegible]	
[illegible] صاحب	[illegible]	[illegible]	
[illegible] صاحب	[illegible]	[illegible]	ڈاکٹر [illegible] حسین صاحب
[illegible] صاحب	لکھنؤ	[illegible]	
[illegible]	اٹاوہ	[illegible]	
[illegible]	[illegible]	[illegible]	

رستم ہند آ دھمکے

غلام سیلون کی نسبت ہمارے پچھلے ہفتہ میں جو کچھ تحریر کیا گیا تھا مرنیکی افواہ بالکل غلط ہے ہماری تردید کی تصدیق ہوئی وہ خود ہی اس ہفتہ یہاں آ دھمکے۔ اور تین روز رہ کر اپنے وطن کو چل دیئے۔ درشن کرنے والونکا ہر وقت ایک ہجوم رہتا تھا۔ کئی شخصوں نے دعوت بھی کی۔ جو شخص اون سے ملتا تھا وہ اسی بات کا مشتاق ہوتا تھا کہ نمائش گاہ پیرس کی مفصل کیفیت اور اپنے کارنامون کی پوری حقیقت بیان کریں وہ بیچارے شائقین کے ہجوم سے گھبرا اٹھے تب سلئے انہون نے لوگون کو یون ہی ٹرخانا شروع کر دیا کسی کو کچھ بتایا کسی سے کچھ کہہ دیا۔ ہمارا رپورٹر سے انہون نے وعدہ کیا کہ اصل کیفیت سلسلہ وار ہمیں لکھ کر بھیجا کرینگے انہون نے ابتدا [illegible] ایک ترکی سی گفتگو بھی [illegible] ہفتہ تک

تین پانچ سی کام نہیں چلیگا

خدا کا شکر ہے کہ آج ہمارے معزز ہم عصر وطن نے ہماری تحریر پر توجہ کی کہ ریلوی حجاز کیلیے چندہ اوگاہنا شروع کر دیا۔ مگر افسوس کا [illegible] عالی ہمتی [illegible] نہیں لیا۔ [illegible] سوچ سمجھکر [illegible] تین پانچ [illegible] یہ بات تو [illegible] ہے کہ [illegible] کر سکتا [illegible] مگر اس طرح [illegible] کو ایک [illegible] اور یہاں [illegible] برسات ختم ہو [illegible] حجاز ریلوی [illegible] ہمارے بصرہ میں [illegible] جمع [illegible] آنی چاہیں [illegible] پوری ہو جائے۔ ہندوستان کے [illegible] سے ہم تجا کرتے ہیں کہ وہ اس چندہ کی تائید میں ایک مضمون زوردار شائع کر دیں [illegible] اپنی توفیق کے مطابق [illegible] چندہ بھیجدین۔

دہلی کا چراغ گل

تعجب کی بات ہے کہ جشن جوبلی حضور سلطان المعظم خلد اللہ ملکہ و حشمتہ کے موقع پر مسلمانان دہلی نے ذرا بھی مسرت کا اظہار نہ کیا۔ لندن میں دیکھ کر بغلیں بجائی ہوں کہ گھر کے چراغ میں ایک ہی بتی کے بجے دو بتیاں ڈالی ہوں اور اوسیکو اظہار مسرت سمجھ لیا ہو تو کچھ خبر ہے۔ اور اگر ایسا کیا بھی ہو تو اس سے ہوتا ہی کیا ہے۔ زمانہ تو یہی کہہ رہا ہے کہ ایسے مبارک موقع پر بھی **دہلی کا چراغ گل ہی** رہا۔ یوں تو دہلی کا چراغ گل ہوئے ایک عرصہ ہو گیا۔ مگر ہم یہ سمجھتے تھے بلکہ ہمکو کامل یقین تھا کہ مسلمانان دہلی کے دل میں تھوڑی بہت اسلامی حرارت باقی ہے۔ جسکی وجہ سے کبھی کبھی **اسلامی چراغ روشن ہوتا رہیگا۔**

مگر ہائے افسوس کہ ہمارا خیال بالکل غلط تھا مسلمانان دہلی کے دل کے چراغ میں تیل ہی نہیں رہا بلکہ تیل کی بھیگی ہوئی بتی بھی **نفاق چوس لیگا** اور کٹ ملاؤں کی اشتہار بازیوں سے جو نفاق اور بڑھ رہا ہے۔ اوس سے تو یہ ثابت ہوتا ہے کہ ابھی تو مسلمانان دہلی کا چراغ ہی گل ہوا ہے تھوڑے دن میں ڈبہ ہی گل ہو جائیگا۔ بڑے غضب کی بات ہے کہ مسلمانان لکھنؤ نے تو تھوڑی بہت خوشی منا کے **اسلامی حمیت** ثابت کر دی بھی دمنشی کریم بخش صاحب ساکن [illegible] کا جناب شکریہ ادا کرتے ہیں مگر مسلمانان دہلی کو یہ بھی خیال نہوا۔ کہ لکھنؤ کے ہی شہیدوں میں داخل ہو جائیں۔ ہائے افسوس کہ [illegible] وہ حضرات جو قومی خیرخواہ بننے کے لیے بڑھ بڑھ کر قدم مارتے ہیں۔ اور قومی سرگروہ بننے اور اعزاز حاصل کرنے کے شوق میں موقع بے موقع

بدنام اگر ہونگے تو کیا نام نہ ہوگا

کے خیال سے ایک ایک شگوفہ چھوڑتے رہتے ہیں اس پر بھی وہ غفلت میں کیوں پڑے رہے۔ یہ ہمارا **انگلش خیرخواہی و نکادین وایمان** ہے (اور یہی ہونا بھی چاہئیے) انہوں نے اسوقت بھی سمجھا ہوگا کہ حضور سلطان المعظم کی جوبلی کی تقریب میں روشنی کرنیسے گورنمنٹ جل جاتی۔ مگر ملی ہی دل میں یہ سمجھ لینا سراسر حماقت شعاری کی دلیل ہے۔ اونھوں نے گورنمنٹ سے پوچھا تو ہوتا۔ وہ ہنسی خوشی اجازت دیتی کیونکہ جس کارروائی سے اوسکا کوئی نقصان نہو۔ اور رعایا اوس سے خوش ہو جائے تو وہ ہرگز آڑے نہیں آتی۔ نہ اوس میں رشک ہے نہ حسد نہ وہ بیوقوف۔ پھر بھلا وہ مسلمانوں کو ایسی کارروائی سے کیوں روکتی۔ اور پھر وہ بھی اس حالت میں کہ فتح پریٹوریا میں مسلمانوں نے اظہار مسرت سے ذرا بھی دریغ نہیں کیا۔ جامع مسجد تک روشنی کرا ڈالی۔ اور جب نامعقول فرنچ ہماری بہادر فوج کی شان میں زیادہ گستاخیاں کرنے لگے تھے اور دو چینوں کی گردن سے ناک میں دم کر دیا تھا۔ تو دہلی کے مسلمانوں نے گڑگڑا گڑگڑا کے دعائیں مانگیں۔ اور ناک رگڑ رگڑ کے اللہ میاں کے روبرو منت سماجت کی کہ کسیطرح بھی ہو مگر ہماری سرکار بہادر ہی کی فتح ہو جائے۔ اور یہ دعائیں کچھ ایسی ویسی جگہ نہیں مانگی گئیں شیعہ جامع مسجد کے بیچوں بیچ۔ ہمارے امام صاحب مدظلہ الامامت نے بڑے درد اور پر اثر لہجہ میں دعا مانگی اور سب مقتدیوں نے آمین آمین کہکے سہارا لگایا۔ محتاجوں کو کھانے بھی پیٹ بھر بھر کے کھلا دیئے غرض کوئی طریقہ باقی نہیں رکھا۔ پھر بھلا گورنمنٹ اس موقع پر مسلمانوں کو کیوں منع کرتی

رنگ میں بھنگ

دہلی والوں کی قسمت بھی عجب ہے۔ اونکی خوشی کے [illegible] سامان ہوتا بھی ہے تو ہوا ہوا یا خاک میں مل جاتا ہے ہر پھول والوں کی سیر کا سالانہ میلا اونکے لیے سال کی تفریح کا باعث ہو جایا کرتا تھا [illegible] اسپر بھی پانی پھر گیا۔ برسات کی جب سے امید ہوئی تھی کہ اس سال لوگ سیر گلفروشاں سے خوب سیراب ہوں گے۔ مگر بدقسمتی کا کیا علاج۔ اہل دہلی کی قسمت ہی میں خدا نے خوشی نہیں لکھی۔ میونسپلٹی نے قاعدہ کے موافق اجازت بھی دیدی۔ اور دستور کے مطابق [illegible] کا بھی وعدہ کر لیا۔ دہلی کے منچلے ایک عرصہ سے تفریح طبع حاصل کرنے کیلئے دل مسوس رہے تھے۔ دوکاندار الگ منہ کھولے بیٹھے تھے میلہ کی اجازت ملتے ہی اونھوں نے وہاں پڑاؤ ڈالنا شروع کر دیا۔ [illegible] کے مکاندار بھی ایک عرصہ سے چھڑیوں کا منہ کھولے میلہ کو منتظر تھے۔ میلے کی خبر گرم ہوتے ہی اونھوں نے مکانوں کی مرمت کرا ڈالی۔ سیلانی جوڑے بھی پہلے سے مکان روکنے کیلئے پہنچ گئے۔ شارع عام میں جس قدر بالا خانے تھے سب روک لیے گئے۔ اور کرایہ کی سائیاں بھی دیدیگئیں۔ دکاندار پھولے نہیں سماتے تھے۔ کیونکہ مرجھائی ہوئی آرزوئیں تر و تازہ ہونیکی قوی امید ہو گئی تھی۔ مگر پھر اونپر اوس پڑ گئی **ہیضہ خان بہادر** تماشائیوں سے پہلے ہی سیر دیکھنے کیلئے جا ڈٹے۔ پھر بھلا کسکی مجال تھی جو ادھر رخ بھی کر سکتا۔ تمام شہر میں کھلبلی پڑ گئی سرکاری حکام مشورہ [illegible] کرنے لگے۔ [illegible] شہر کے صلاحین طلب کیے گئے انہوں نے بھی [illegible] مصلحت یہی [illegible] کہ اسوقت ملتوی کر دیا جائے [illegible] کا نقصان ہو گیا۔ [illegible] اس برس تمام دہلی کو رنج ہوا ہوگا

پھر لیڈی پھانس لی

وحشی قوم بھی عجب وضع کی ہے۔ وہ جس مقام کے نام میں لیڈی کی لڑی ہوئی دیکھتے ہیں اوسکے پیچھے پڑ جاتے ہیں۔ یہاں تو لوگوں تمام مقامات کرنے میں ہماری بہادر فوج جلد حاضر ہو جاتی ہے۔ یہی کوشش کرتے ہیں کہ گھیرا ڈال کر مورچہ بنا لیں۔ اب تو جس کسی مقام کے نام میں لیڈی ہوتی ہے اوس کے پھانسنے کیلئے تو جان سے ہاتھ دھو کے کوششیں کرتے ہیں۔ اور بعض وقت کچھ ایسا جال پھیلاتے ہیں کہ اپنی تدبیر میں کامیاب ہو ہی جاتے ہیں۔ ابتدائے جنگ میں تو انہوں نے لیڈی سمتھ پر حلقہ ڈالا تھا۔ عرصہ دراز تک اسے پھانسے رکھا۔ ہمارے کئی ہزار بہادر سپاہیوں کو جل تو جلال تو آئی بلا کو ٹال تو کا وظیفہ پڑھوایا خدا خدا کرکے لیڈی سمتھ کی رہائی ہوئی۔ اس کے بعد وہ پھر کسی لیڈی نامی مقام کی تاک میں تھے۔ کئی جگہ ستایا مارا مگر دال نہ گلی۔ باوجودیکہ ہماری بہادر فوج نے شکستوں پر شکستیں دیکر وحشی ڈچوں کی کمر توڑ دی مگر وہ ایسی بیحیا ہیں کہ پھر بھی اپنی کوشش سے باز نہ آئے۔ آخر انہوں نے لیڈی براند کو پھانس ہی لیا۔ خیر یہ لیڈی براند کا تو کچھ غم نہیں۔ یہ ہمارے ہاتھ سے جا کہاں سکتی ہے۔ غم تو اسکا ہے کہ ہماری بہادر فوج بھی اس شہر میں تھی۔ وحشت زدہ والے بار وحشت گرفتہ ہو کر دست بدعا ہو رہا ہے۔ ایسا نہ ہو کہ ڈچوں کا بالفسہ پٹ کر سیدھا ہو جائے اور ہماری بہادر ان بہادر فوج کی ساری محنت اور جانفشانی خاک میں مل جائے۔ وہ ہمیں ہماری ہی بیٹی ہے۔ ہمارا کیا جاتا ہے۔

ایک بچے کی ہمت

مصر میں جب چندہ حجاز ریلوے کی کمیٹی بیٹھی تو سب سے پہلے ایک طالبعلم بچے نے دو شلنگ نقد چندہ کے صندوق میں ڈال دیئے۔ اور صدر جلسہ سے کہا اگرچہ یہ بہت حقیر رقم ہے مگر قبول کریں کہ میرے پاس کل اتنی ہی رقم تھی۔ اور بھی کچھ ہوتی تو ہرگز دریغ نہ کرتا۔ اوس کے جوش و خروش پر حاضرین مجلس کو سخت تعجب ہوا۔ صدر جلسہ رہ نہ سکا۔ انہوں نے اوس لڑکے سے سوال کئے (۱) یہ روپئے تمہارے پاس کہاں سے آئے (۲) تم نے جو سب سے پہلے جو دیئے اس جوش کی کیا وجہ (۳) اس رقم کے دینے سے تمہارا اصل منشا کیا ہے۔ لڑکے نے ان سوالوں کے جواب پراثر فقروں میں اس متانت اور خوبی کے ساتھ دئیے کہ حاضرین جلسہ جوش کے مارے آپے سے باہر ہو گئے۔ بات کی بات میں ہزاروں کا چندہ ہو گیا۔ وہ جواب درج ذیل ہیں:۔

(۱) اس رقم پر آپ لوگوں کو یہ تعجب ضرور ہوگا کہ یہ کہاں سے آئی۔ کیونکہ نہ ابھی میری عمر کمائی کے قابل ہے۔ اور نہ آمدنی کا کوئی ذریعہ ہے۔ اور نہ میرے والد کے پاس کچھ اثاثہ ہے۔ یہ رقم اونکی طرف سے نہیں ہے۔ اور سردست وہ اتنی رقم مجھے بھی نہیں دے سکتے کیونکہ اونکا ذریعہ معاش ایسا نہیں کہ جسکی آمدنی میں سے فالتو رقم بچ رہا کرے روز کنواں کھودنا اور روز پانی پینا۔ بلکہ یوں کہنا چاہئے کہ "کل کی فکر روزی نہیں فکر روزینہ" فاما [illegible] ہے۔ ایسی حالت میں وہ کیا دے سکتے ہیں۔ آپ لوگ کو میرے والد کی حالت معلوم کرکے اس رقم کی نسبت طرح طرح کے شکوک دلوں میں پیدا ہونگے مگر آپ لوگ کوئی اور خیال کریں۔ یہ رقم میری کمائی ہے نہ [illegible]

خاص میری ہی رقم ہے

میرے والد مکرم روزانہ خرچ کے لئے مجھے تھوڑی سی رقم دیا کرتے ہیں۔ جب سے مجھے حجاز ریلوے کا چرچا سنا اور یہ بھی سنا کہ حضور سلطان المعظم نے دنیا بھر کے مسلمانوں کو اس کار خیر میں شریک ہونے کی دعوت دی ہے اوسی وقت سے میں اپنے معمولی صرف میں سے تھوڑی تھوڑی رقم روزانہ بچا کر ایک جگہ جمع کرتا رہتا تھا۔ (۲) میں یہ جانتا ہوں کہ اس جلسہ میں بڑے بڑے عالم فاضل اور بڑے بڑے رئیس شریک ہیں۔ میں نے اون سب سے پیشدستی کی۔ بیشک یہ میں نے بہت بڑی گستاخی کی مگر اپنے جوش کی وجہ سے مجبور تھا اور جوش کی وجہ یہ ہے کہ حضور سلطان المعظم خلد اللہ ملکہ و سلطنتہ نے جو اپنی زبان فیض ترجمان سے یہ ارشاد کیا کہ کل مسلمانوں کو اس میں چندہ دینا چاہئے۔ اوسی وقت سے میرے دل میں یہ ولولہ تھا کہ جب یہاں ایسا موقعہ ہوگا تو سب سے پہلے میں ہی چندہ کی رقم نذر کرونگا۔ خدا کے فضل سے آج میری آرزو پوری ہو گئی۔ (۳) اس رقم کے دینے سے مجھے اپنی ناموری منظور ہے نہ ذاتی نفع منظور ہے۔ محض خدا کے واسطے دی ہے اور غرض یہی ہے کہ کل مسلمانوں کے لئے نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی حضوری بآسانی ہو سکے۔ اور یہ بات بجائے ریل کے میسر نہیں ہو سکتی۔ اسواسطے میری دلی خواہش یہی ہے کہ کسیطرح یہ ریل بہت جلد تیار ہو جائے۔ اس لڑکے نے جو جواب دئے انہوں نے حاضرین کے دل پر کچھ ایسا اثر کیا کہ بے اختیار ہو گئے اور اوسوقت جتنی رقم جسکے پاس تھی ایک کوڑی بھی اوس نے نہیں بچائی سب نکالکر رکھدی۔ عجب نہیں ہمارے کو بچے جب حاضرین کو بھی جوش آجائے اور وہ [illegible]

بے پر کی اوڑادی تھی

پچھلے ہفتہ جو یہ خبر شایع کردی گئی تھی کہ روسی فوج نے شاہی محل پر قبضہ پالیا۔ اب ثابت ہوا کہ یہ تار بار ہوائی تھا۔ سمجھ میں نہیں آتا کہ ایسی ادعا و ھند خبرین انگریزی اخبارون کے نامہ نگار کیون اوڑادیا کرتے ہیں۔ اگر وہ یہ خبر دیتے کہ ہماری سرکار دولتمدار کا اوس محل پر قبضہ ہوگیا تو ہم اسکو سنکر خوشی کے مارے گز بھر اچھل بھی پڑتے۔ اور پھر اگر کوئی تردید کرتا کہ یہ خبر بے بنیاد ہی ہی تھی مگر ہم اسکو نہ مانتے۔ پھر کہتے کہ یہ تردید جھوٹی ہے پہلی ہی خبر سچی تھی۔ مگر غضب تو یہ ہے نامہ نگارون کے اس پیچ کے پن پر آتا ہے کہ اپنی گورنمنٹ بہادر کو چھوڑ کے روس منحوس کی نسبت خبر اوڑادی۔ کہ اوسکی فوج نے شاہی محل پر قبضہ پالیا۔ اسسے بھلا کیا فایدہ ہوا۔ اگر روٹر شریف نے یہ سوچا تھا کہ اب تو خبر دیجئے سیدھے کر لو پھر تردید کر ڈالینگے۔ اس میں بھی ہمارا کوئی ہرج تھا۔ اپنی سرکار کی فتح سنکر تھوڑی دیر بغلین تو بجا لیتے۔ روس منحوس کے غلبہ کی خبر سنکر تو ہمکو بیفایدہ چھاتی کوٹنی پڑی۔ اس خبر کے ذیل میں حضرت روٹر یہ بھی فرماتے ہیں کہ اس خبر کے غلط ہونے کا ثبوت یہ ہے کہ ۲۰ اگست سے وہان کے متعلق کوئی خبر نہیں آئی۔ خیر اسکا ثبوت تو ہوگیا اور ہمنے مان بھی لیا کہ روسی فوج شاہی محل پر قابض نہ ہوسکی۔ مگر یہ تو فرمائیے کہ ۲۰ اگست سے ۲۰ ستمبر تک آپنے اور بھی تو بہت خبرین اوڑائی ہیں جن میں اکثر ہماری بہادر فوجکی شجاعت کے متعلق بھی ہیں اس ثبوت نے تمام خبرون کو بھی صاف اڑا دیا۔ کاش یہی لکھدیا ہوتا کہ ہماری فوجکی فتوحات کی خبرین ہمکو برابر ملتی رہین مگر روسی فوج کی خبرین نہیں ملین۔

جان کو ہی آگئے

اخبار گلوب جو خاص لندن سے نکلتا ہے اوسنے مسٹر تھلک کی نسبت ایک مضمون شایع کیا تھا جس مین مسٹر موصوف پر فتنہ انگیزی اور باغیانہ کارروائی کا الزام لگایا گیا تھا۔ اس مضمون کو بمبی کے ٹائمز نے لیا۔ اور کچھ نمک مرچ لگاکے چٹخارے دار بنا دیا۔ مسٹر تلک جو بخیر اوس زمانہ مین تازہ ولایت تحقیق افیونخانہ سے چھوٹے تھے) اس مضمون کو جو دیکھا۔ تو بھلا اوٹھے۔ فوراً ایکنے دردار نوٹس داغ دیا کہ یا تو معافی مانگو نہین پھر ہم ہین اور تم ہو اور نالش کورٹ جسمین تم بھی سمجھا جیتیگا۔ صاحب بہادر پہلے تو کچھ تیار ہوئے کہ دیسی مالش سے مقدمہ جیت لینا ہی کیا۔ پھر نمک بارہ تو بھی ہی دھونی اوڑ جائیگا۔ مگر پھر سوچا کہ قوم مرہٹہ مین تھوڑی بہت پیچیت کا مادہ بھی ہے یہ تو لیے بری اتفاق ہے اوسکو چھیڑنا گویا بھڑ کے چھتے کو چھیڑنا ہے۔ ایسا ہو کہ طوفان تمیزی برپا ہوجائے اسلئے صاحب بہادر کنی کاٹ گئے اور کہدیا کہ یہ مضمون ہمارا نہین ہے ہمارا اس سے اتفاق ہے نائب ایڈیٹر کی غلطی سے شایع ہوگیا۔ ہم سچے دل سے معافی چاہتے ہین۔ خیر انکا تو پنڈ چھوٹا۔ اب آئیے گلوب صاحب۔ مسٹر تلک صاحب دونے گلوب کی چھتی توڑنیکی فکر کی یعنی مشہور ہے کھسیانی بلی کھمبا نوچے۔ یہ بھلا خاموش کیسے رہ سکتے تھے آخر تہیہ کرکے ولایت بھیجئے۔ اور وہین صاحب بہادر کی گردن دبوچی۔ وہ بھی مقدمہ کے لیے تیار ہوگئے اخبار گلوب نے ... ... اتمیس سکی تجمع کرالئے مین کہ مسٹر تلک پیر بلیٹر کی جائین اور دسنے یہان ایک کمیشن بھیجنے کی تجویز کی ہے جو یہان سے حسب منشا گواہون کا بندوبست کریگی جرفہ مقدمہ کے دائر ہونے مین جیسے گذر گئی دیکھئے فیصلہ کے سال مین ہوتا ہے۔

ہر گورا۔ گورا نہین

جہلا کے نزدیک تو گوری کی خاص تعریف ہی ہے کہ اوسکی کالا مانس سے سخت تنفر ہو۔ اور اسکے سایہ سے بھی دور گزر رہے ہیں۔ اگر کہین جھاڑ جھنکار والے جنگل میں اندھیرے او جالے نزدیر چڑھ جائے۔ تو پکھ بھیڑیا گیدڑ۔ غرض شکار کی قسمون مین سے کسی قسم تھی دل مین ٹھان سے بے کھٹکے نشانہ اوڑا لیتے اور مین گرکر لاکھ خوبیان ہون مگر ایک بھی قائل نہو۔ اگر وہ ذرا بھی گستاخی کرے تو ٹھوکر مارکے اوسکی تلی پیاڑ ڈالیں ہمیشہ اوسکو جنتر اور وحشی سمجھے۔ غرض ایسے ہی لیسے بیہودہ خیالات گورے بہادر کی تعریف مین پیدا ہوتے ہیں۔ ہم اول تو سرے ہی سے ان کے قائل نہین اور اگر بالفرض ہم اونکی خاطر سے مان بھی لیں تو ہم ایسا کہینگے ہر زن زن نیست و ہر مرد مرد جیب یہ نطق کی بات ہے کہ ہر گورا بھی گورا نہین ہوسکتا۔ اسکا ثبوت بھی ہم پیش کئے دیتے ہین۔ حال کا ذکر ہے کہ بمبی کے ایک فوجی گورہ صاحب نے جو ہمارے ہندوستانی بیٹ پیچو کا اول اخبارون مین پڑھا۔ تو اونکے پیٹ مین ہمدردی کے چوہے قلابازیان کھانے لگے انہون نے سوچا کہ گرہ سے تو کھانا مشکل ہے مگر اپنا پیٹ کاٹ کر دیسی قحط مسترون کے پیٹ مین ڈالنا دینا آسان ہے اسلئے انہون نے یہ تجویز سوچی کہ فوجی گورہ کو جو راشن ملتا ہے اوسمین۔ اونکو چاول بھی ملتے ہین۔ اور یہ محض احتیاطاً ملتے ہین یعنے خورش کا چاول رسد لگا یا گیا ہے۔ اسے علیحدہ ہو اسلئے گورہ صاحب نے اسکے متعلق ایک مضمون انگریزی اخبار مین شایع کیا کہ مین یسے قحط زدون کی اسقدر ہمدردی کیلئے کر بستہ ہون کہ اپنے راشن میں چاول لینے چھوڑدون اور قحط زدگی کے لیے وقف کردون۔ اسکے بعد ... پیش کی کہ اگر ہندوستان کی کل گورہ فوج ... ... اس ہمدردی

کل فوجین سوگئین

روز شریف تو ایک مہینے سے قتل مچا رہے ہیں کو
دھاوا [illegible] یورپ کی فوجوں نے چینی گورنمنٹ
کا نشہ غسیل کردیا۔ دو چار ہی جھپٹوں میں شام
پیکن چند منٹوں کی لڑائیاں چھپنے پھوڑنے کے جاکر گھڑے
بچے۔ یورپی فوجیں چینی فوجوں کو ہر جانب سے
خاص پیکن سے اندر کے محاصرے کے درمیان ملا دیکے
[illegible] رسیدہ ہو گئیں۔ شاہی محل کو بھی گھیرے
میں لے لیا۔ فوجی [illegible] نے تو فتح ہی میں ملک
آج کل بھی کسر باقی نہ رکھی جس سے یہی ثابت ہوتا تھا
کہ پیکن پر چینی ہی فوجوں کا اقتدار غلط ہے۔ [illegible]
کے سفیروں کو جو چینی ملک والوں نے پھانسی کا
تھا یورپی چینی فوجوں نے ان کو بھی چھڑا لیا۔ بلکہ
درسالم ان کے پنجوں سے چھڑا لیا۔

اس سے تو یہی معلوم ہوتا ہے کہ اب ہماری
بہادر فوجوں کو کوئی روک ٹوک نہیں ہر طرح انکا
راستہ صاف ہے مگر [illegible] نے اس کی فتح
پر پانی ہی پھیر دیا۔ اس سے تو یہ معلوم ہوتا ہے
کہ ابھی تک جاپان ایک مالک بھی پیکن میں داخل
نہ ہو سکا۔ فوجوں کی واپسی کی نسبت یہ اعلان
دیا گیا ہے کہ جنگ پیکن کے وزرا اپنی گورنمنٹوں
کو پوری کیفیت اور [illegible] کے خیالات سے
مفصل طور پر مطلع کریں گے اور اس وقت تک
فوجیں واپس نہ ہوں گی۔

تعجب کی بات ہے کہ پیکن کے اندر اپنی فوجیں
پہنچ جائیں بلکہ [illegible] بھی بھاگ جائے
اور پھر بھی داخل ہو کر وہاں کے حالات
وزرا پیکن سے پوچھنے کے محتاج رہیں۔
اور [illegible] کے خیالات سے بھی واقف نہوں لیکن
[illegible] تکمیل ہمیشہ کر دیتی ہیں۔

قبضہ بغرض حفاظت

روسی فوجوں نے شاہی محل پر [illegible] جما لیا ہے
اور اسکو جاپانی فوجیں گھیرے ہوئے تھیں اور جو
روسی فوج نے اور گھیر دیا اور اپنا [illegible] جمایا
دوسری طاقتوں نے اسپر [illegible] مچائی کہ یہ
کیا اندھیر ہے ہر کام میں شرکت کا وعدہ تھا
شاہی محل پر خالص تسلط کیا۔ سب کی فوجیں
تھوڑی تھوڑی رہنی چاہئیں مگر روس [illegible] نے
ایک کی بھی نہ سنی اور یہ جواب دیکر خاموش
کر دیا کہ یہ قبضہ ہم نے بغرض حفاظت کیا ہے نہ کہ
بغرض حصول [illegible] اگر اس حفاظت میں
اور فوجیں بھی شریک ہو گئیں تو [illegible]
کے [illegible] جانے کا اندیشہ ہے۔ جب فوجیں
جو چینی محلات کے زر و جواہر کو دیکھ کے ان کی
آنکھوں میں چکا چوند آ جائے۔ اور وہ [illegible]
ہو کر دوسری طاقتوں کے بل زر و جواہر [illegible]
اسلئے ہماری فوج اسکی حفاظت کریگی۔

بیچارے روس نے تو یہ اچھی کہی کہ دوسری
طاقتوں کی فوج کی طرف سے اندیشہ ہے۔ کیا [illegible]
اوروں نے کیا اور گورنمنٹوں کو [illegible] سمجھا ہے
کیا اور فوجوں نے کبھی زر و جواہر دیکھا نہیں
جو وہ بے تحاشا اسپر ٹوٹ پڑیں گی۔

بڑے افسوس کی بات ہے کہ اوروں نے ہماری
بہادر فوج کو بھی [illegible] کیا اور اسکو بھی [illegible]
نے اور فوجوں کی طرح بدنیت سمجھا۔ اس کی بابت
تو دنیا میں کوئی نیک نیت اور بے طمع ہوگا
[illegible] سوال میں ہمارے [illegible] اگر [illegible]
یہ [illegible] آئی کہ دشمن نے [illegible]
دشمن پر [illegible]
ہر روس [illegible] کیا سوچی کہ شاہی [illegible] جمایا۔

حجاز ریلوے

پچھلے ہفتہ ہم نے حجاز ریلوے کے چندہ کے متعلق
لکھا تھا کہ ہم بمبئی بینک سے معاملہ کریں گے تاکہ یہ متفرق
آئندہ جو وصول ہوتی رہیں۔ افسوس کہ اس طرح
کہ بینک منظور نہیں کرسکتا۔ وہ دو دو چار چار [illegible]
جمع کرنا اور وہ بھی مختلف نام اور مختلف [illegible]
اشخاص کی رقمیں۔ اسمیں بہت دقت [illegible]
اور قاعدہ کے بھی خلاف ہے۔ اسلئے مناسب [illegible]
سمجھا گیا کہ رقم اپنے ہی نام منگائی جائے اور جب
کچھ زیادہ ہو جائے تو بینک میں دیدیجائے
اسیطرح جب دو چار [illegible] ہو جائیں تو [illegible]
بینک کی طرف کل رقم [illegible] کردیجائے [illegible]
روزانہ وصول ہوتی رہتی ہے وہ بالفعل [illegible]
بینک میں جمع کردیجاتی ہے۔ جب دو [illegible]
ہو جائیں گے تو بینک میں داخل کر دیئے جائیں
اسیطرح سلسلہ جاری رہیگا انشاء اللہ تعالی
اس ہفتہ میں تین چار شخصوں کی رقم
وصول ہوئی جن کی رسید پہلے صفحہ میں [illegible]
بنام ہے۔ ہم ان حضرات کے بہت مشکور ہیں
کہ جنہوں نے بعض شخصوں کو [illegible]
حجاز ریلوے کے لئے چندہ وصول کیا۔ اور
ہم کو کل رقم بھیجدی۔ ابتک ہمنے اس چندہ کے
متعلق معمولی مضامین لکھے ہیں مگر خاص توجہ
کریں گے۔ کیونکہ ابھی تو صرف ہمنے مسلمانوں کو [illegible]
کا اندازہ لگایا تھا کہ ان میں اسلامی حمیت کا مادہ
ہے یا نہیں علاوہ ازیں [illegible] دنوں میں ہمارا [illegible]
بھی ہے یا نہیں۔ بحمداللہ کہ دونوں باتوں کا ثبوت
مل گیا۔ کیونکہ جب بعض حضرات نے [illegible] تحریک
[illegible] معلوم ہوا کہ جب [illegible]
اور ہر خاص توجہ کریں گے تو انشاء اللہ ہندستان کے

معرکہ آرائی

خدا محفوظ رکھے ہر بلا سے
خصوصاً نیچری بے حیا سے

زمانے کے وارث مجتہد مولانا پنچ بہادر بمبئی زاد اللہ مجدکم و صفاتکم و آنادکم - گرد سر جنگ ادھر تو بہ ملام و لام ترین سے اور راگ الاپنے کی صدا طاقہ برہ مسطالب کی محراب میں کھڑی ہو کر پارسل لے بُش خورش میں مُنہ لٹکا ہوں پائے استقلال کر پیچ بچا کے جانے رہنا ایسا نہ ہو کہ دماغ کر جائے سے دن تا نا نا نا - ابن بیسویں صدی کے دنیا کے وارثانہ ہے ادھر میاں دیکھنا تو کون جھکے کہ منت کا ان با پردہ پہاڑ سے جاتا ہے دن تا نا نا نا ارے میاں خبر نہ ہو جلد دیکھو کوئی سخبر تو نہیں دن نا نا نا بن بن ارے میاں یہ کیا آفت ہے ذرا دیکھو تو آہا کیا قیامت برپا ہو چلی جاتی ہو جون نا نا نا بن بن بن زمین ہلی جاتی ہے کیا دنیا حشر کا میدان تو نہ ہو گیا اجی حضرت آپ بھی عجب گنیزی معلوم ہونے میں قیامت اور حشر کا میدان کیسا دن نا نا نا ارے میاں تو پھر یہ کیا ہے دیکھو شاید دشمن ایمان خود جال تو سر پٹ جا رہا ہے کہ عالم میں تہلکہ پڑ گیا سن نا نا نا تر خر خر شر خون خون خون خون غر غر غر غر پڑ پڑ پڑ بڑ شائیں بیٹ ادھر تم نے بیکار تو نہ بیٹے بیٹھا اسبر یہاں حواس تو خود رفتہ ہیں - تم کو خبر ہی نہیں میرا چونا لا نا رہ پاندان میں ہے میرا تمبا کو لانا وہ تمباکو کی تو چیز میں ہے بس بس بس حضرت سلامت ذرا ہوش سنبھالئے از خود رفتہ نہ ہو جائیے کہیں دجال معین ہونگا زوالی ہر جائی سے آپ ہی اوس کے بس پڑ جائیگے استغفر اللہ اچھا ہی میں سنبھلا

خدا کیواسطے ذرا دیکھو خبر تو لانا یہ کیسی دنیا دنی و نا ڈر ہو رہے ہیں ۔۔۔ اجی حضرت کچھ نہ پوچھو پورا ناچیند ڈول کا بٹہ کا ہو قفس نیازی کا بہا گا ہوا خدا سے پڑ بیٹا کا بندہ ہماری ازواج (و عظ) کا تر پ چری سا منے بندہ خدا کی کھڑا ہو کر حبشیوں کی طرح چین چیڑ کر کر کے گولی چلا رہا ہے جلدی میں بارود تا بلکہ برانداز بہرا سے گئے اور اوسپر لا شبا شلت نئی اپیکا کا گولہ ہوں گیا کہ یکا یک بیٹھ ہی سے پھٹ گیا یہ آخری دنا تا اوسکا تبا اعوذ باللہ من فتنۃ الشیاطین المرجالین الشیاطین توبہ توبہ پھر آدمیوں کی خبر ہوئی جی ہاں آدمی آدم زاد تو بچ گئے مگر جینے سے بیزار خدا جانے چشم زخم یا پرخون چھٹی میں ازرہ یا یہ کیا تم نے کہا کہ خدا بے نیاز کا بندہ ذرا نام تو بتانا وہ کون ہے او صاحب میں انگلش اردو جانتا ہوں کچھ عربی لفظ کا نام ہے ارے پھر کون کچھ بتا تو - جی اون کا نام تو بہت لمبا چوڑا ہے شاید کسی سکول ہے انعام میں خطاب ملا ہے - اچھا جیسی بھی بتا کر کچھ سمجھ میں آئے جی ہاں سنئے مگر ذرا اکڑوں بیٹھ کر کان سے گوش گوش کے کان بجائے - مگر دنیا خدایا بھی خیال ہے کہ جع اکڑوں منشین کرون برآمد تو یہ تم بھی عجب مسخرے ہو - وہ کیا خطاب ہے - حضور نیور مانٹینڈ (آئی) اور فارڈیٹ فی لیپٹ ہیں یہ کیا کہا - اخاہ - اف اف اور یہ ہر کیا وہ دین دنیا سے بے نیاز ہیں کسیکی کچھ پرواہ ہی نہیں رکھتے ایسے کوئی دوسرا نام ہو گا صاف بتا - ہاں حضور وہی سیگٹ مولوی ہیں تو بالکل تو نہیں ہوگیا ہے مولوی اور سیگٹ لے اونکا نام کیا ہے - حضور اونکا نام مولوی پیدا ہٹیڈ تک بھی ہے - لاحول ولا قوۃ خدا جانے تو کیا بکتا ہے تمہارا نس تو نہیں کھا گیا ہے نہیں نہیں حضور اونکا دوسرا نام بھی ہے - ارے کہو نا خالی یون ہی ٹال جاتے جاتا ہے - حضور وہی مولوی عبد الصنم

ارے توبہ تو بھی بے پر اڑا جاتا ہے - عبد الصنم بت پرست دنیا پرست تو نیچری ہوتے ہیں - ائے حضور معلوم ہوتا ہے آپ پر بھی کچھ بدحواسی چھا گئی ہے - ہر چند سب کہہ گیا مگر آپکے حواس خبط ہے اندر کے پیچوں پیچ داخل ہی نہیں ہوتا - اچھا لیجئے پورا پتہ بتاتا ہوں - حضور وہی جنکے ازواج (و عظ) میں ایک دفعہ آپ اور ایک پیرزادہ صاحب شریک تھے - اور بیان کیا تھا کہ جسنے سماع سنا اوسکی جورو مطلقہ بطلاق بائن ہو گئی اور اوسپر ایک مولوی رنگین مزاج نے نیچر بھیج یہ فرمایا کہ حلال والے حلال سمجھتے ہیں اور حرام والے حرام سمجھتے ہیں - ہاں ہاں اب کچھ خیال شریف کی سمجھ کے پیچوں پیچ کے اندر آیا ہے وہی نا جو ہتیا باقی جو پڑھا تو کر ایک مجذوب شخص کو سو پر ردیہ دلوا دیا تھا اور دنیا پرست بکر ذلت کی ٹوکری سر پر لیکر دلالی لیا تھا اور رنڈیان خود بیچنے سر دے کیلئے لکڑی میوہ کی تجارت کیکے رسد رسانی چاہتے ہیں وغیرہ وغیرہ ہاں ہاں ہاں حضور ٹھیک ٹھیک نعوذ باللہ منہا سے تو عجب سناٹی کلیجہ دہل گیا - ایمان کانپ اوٹھا - خدا ایسوں کی صورت و نام سے ایمان اون کی روح کو مستقر رکھتا ہے - خیر معلوم ہوا یہ تو بتا کہ ان کیا کیا - حضرت سلامت کیا کہیں جنکا نام بے وضو زبان پر لانے سے گردن کٹنی تھی اب بھی دل لرزتے ہیں - ارے کون حضور اسوقت بے وضو ہیں نام تو لے نہیں سکتے - بے قصور معاف ہو وہی بڑے بزرگ صاحب کر مطبع اونکے بنائے ہی جہتے ہیں اور منکر مردود ہر صاف کیوں نہیں بولتے بیا اوسکا کچھ دعا سننے سے تمہاری بھی ہوتی تو نہیں مر گئی - یا کچھ اثر تو نہ پڑے نعوذ باللہ من الشیطان الرجیم ہم تو بچے مسلمان ہیں آگیا تو دل بھی جاتا ہے پھر تو بیا ہون حضرت وہی ننگ جن کی گیارہویں شریف ہوتی ہے اسے تو یون کیوں نہیں کہتا کہ بڑے پیر صاحب کی تروپ پھر کیا کہتا ہے کہ ذکر خیر وغیرہ صاحب کا ذکر تو لا

بہ منی خبر یہ ہین ہے۔ ایسون کیسا شعر او رسم مجھے سے راہ رسم ساہ شہرہ۔ لفظ پا بیہودہ کہنا چاہیے سنت ترہ کرو۔ پھر بین نبی نا پھر ایسا لفظ ۔۔۔ حضرت میرزا قتیل نے وعظ کو سلام ہے خدا کی [illegible] بزرگان دین علیہ الرحمہ کی شان مین زبان کھولیں سے مردم ہوئے ۔۔۔ خوب سنا ہے یہ بناؤ کا فرم مین اگر اپنی جان لاکھ دینا رند یارو ! ۔۔۔ گیری کرین کر خبر صحیح اپنا جانی سمجھتا ہون لہٰذا تمہیں دیتا ہون کہ ایسے کی نسبت سیہ سے بدتر ہے۔ وہ دشمن جان یہ دشمن ایمان ع وہ دشمن جان جانان الغرض کیون نہیں بازر کہا۔ وعظ مین انگریزی لفظون کا استعمال جائز اور اشعار مثنوی سراسر مطلق اس ہیئت کذائی سے انگریزی وعظ جائز اور اوس ہیئت کذائی سے مجلس میلاد شریف و ذکر خیر بزرگان دین علیہ الرحمۃ ناجائز۔ ماشاء اللہ چشم بد دور۔ یہان یہ اپنا موقع ہے مشاعرہ نعت گری کرنا تھا چنانچہ ع ہم لو خبر اک لیون کیسی کہی۔ یہان رعایا خیر خواہ گورنمنٹ میں کے بڑے کاحق مرزا صاحب نے خوب ہی ادا کیا کر رہا ہے سرکا ر مدد و نہدار کو گر یا دام اپنا لیا [illegible] میں تمام مسجد و جہہ باہر بستر قریبہ کرشتی کی اور فرستیان مناتی تھین۔ وقعتاً سلطانی ثابت کرنا باقی رہ گیا تھا اتفاق مین جلن گھٹی جاتی ہے۔ دیکھیں اعلیحضرت سلطان المعظم خلد اللہ ملکہ و بقایہٗ ۔۔۔ کتنی روشنیین و خوشیان منائی جاتی ہین۔ مگر اے جناب علیہ الرحمہ کہیے دیتے ہین کہ مزہ ہوتی نے اون سے کو پیٹ مین ہو بے تلا آدمیان کہاتے ہون گے کہ جس طرح سے ہوا تا تو ہر کہ جیتا ہوا تھا! مدد مرد صاحب متوجہ ہو جاؤ۔ آگیا ہا کہہ کی مدد کی منزل مین۔

بس حضرت سلام لیجیے۔ رخصت

الساقی

دل مین تو کفر تیرے پہ تجہیز خضب خدا کا
ملے فراغ سوئے کعبہ پھرا تمنا وفا کا

بقیہ

کم ہو گا داغ ساہی کا اب جانین
اس بت پہ شیفتہ ہوا و نام لے خدا کا

ع - ق - فرزند صدرت - بھائی وانا پور

بلا کر تو نہ کہتے مین یہ قم ماسٹر صاحب
مدرسے کی ہوس جائین بہار زندگی تب ہو

میان پنچ بہادر! اسلام و الاسم کی بجائے لیں ڈی مزاج شریف کی بجائے کہ یہ ع خوف۔ یا وحشت خیر تو ہے۔ آج تو آپ بیطرح اول بیا نہ ہے مین کیا کسی دہلی کے یہان سے رسا تڑا کر بھاگے ہو واہ واہ خوب ہو سر رہتے ہو۔

نہ نہ نہ نہ آہا ہا ہا واہ قربان اس عقل کے آگے سدقے گئی وہ ان قربان گیا بادا ہتم۔ اے لے۔ دور اسکول اٹھا وہ نے واقعی بہت دور کے سوچی ہے جو سنیگا اس پر لوٹ کر جاگا آپ کا آنا نہ ہے کہ کوئی تہوار ہو برابر پڑ بے جائے کیونکہ اگر ایک دن نہ پڑ ہو گئے تو بس ملل مین سر بچے نا گھین اور مخالف ہیں۔ جناب ہتم صاحب اسی خیال سے سب چھٹیان نکل گئے کیونکہ نہ چھٹی ہوگی نہ لڑکے مڈل فیل ہو نگے۔ بیچارے لڑکے جب کسی تہوار کی چھٹی مانگنے مین تو کورا جواب ملتا ہو کر مڈل اسٹر کا نتیجہ خراب بلکہ بالکل خراب ہونیکی وجہ سے ہیڈ ماسٹر دل کو سخت رنج والم ہے لہٰذا اسکول کسی حالت مین نہ بند رہیگا۔

سچ تو یہ ہے پنچ بہادر۔ ہے ہے غضب خدا کا تمام مدرسہ مین صرف ایک مڈل پاس ہوا۔

اور ماسٹرون کا نتیجہ تو بس سبحان اللہ واہ واہ مصداق چشم بد دور۔

ایک اور تعجب کی بات ہے ہندوؤن کے تہوار کی تو چھٹی دی اور مسلمانون کے ایسا بڑے تہوار کی ہندوؤن کی تعطیل مین اسکول نہ بند ہوا۔ افسوس۔ اس بات پر مسلمان طلبا اور استاد بہت کچھ ہے سب سے فریاد لیکن کچھ بھی نہ ہوا مگر کیا اور سکا نتیجہ کچھ بھی نہ ہوا مگر اسکی ایک خاص وجہ ماہدولت کے خیال کے بیچ و بیچ مین سمائی ہے وہ یہ ہے کہ شاید آج کل ہتم صاحب کی نیم برت سنے نہ دیا ہے کیونکہ کا ہے کا لمبی ڈاڑھی بڑی توند والا انپر بھی سوار ہو جاتا ہو۔

واہ اگر مدرسہ کی حالت دیکھو تو اوس کا تو ہاں پڑے بڑی ڈگری ہو ہے لڑکون کا اعمال نامہ اگر دیکھا جائے ذرا ہا ہا پڑ ہتے مڈل ہین ہین لیاقت۔ بی ٹیچر ایل ایل بی کی سطالب علمون اور استادون مین وہ مذاق کر ہے بار ہو سنون مین اور ہم ہر ہیچر انکی مرضی کر خلاف ہین اون سے تو خوب جوتی پیزار ہوتی ہو۔ ذرا کسی ٹیچر سے بے ادبی کی صفائی نام رجسٹر سے خارج جہان مرضی دی اور معافی چاہی فورا نام لکھا گیا۔ بہلا جس اسکول کی یہ حالت ہو وہ کیا ترقی کر سکتا ہے۔ یہان کا اسٹوڈنٹ کی زندہ مثال ہے۔ نوکر نہ ہو کر بتہو۔ یہان طالب علم بھی ایسے اسکول کو نہیں چھوڑتے کیونکہ ہر بات کی آزادی اگر فیل بھی ہو جائین تو کچھ پرواہ نہیں کیونکہ ذرا بھی کسی اوستاد سے ہیڈ ماسٹر ملاقات ہو گئی اوس نے سفارش کر دی جھٹ کلاس مین بیٹھ گئے۔

ماسٹر صاحب (یعنی ہتم) منقتین مرد لوگان کی عمر کو ضائع کر رہے ہین اس کا عذاب صواب اونہین کی گردن پر رہیگا۔

واہ وا سبحان اللہ جس مدرسہ کی یہ حالت ہو وہ کیا ترقی کر سکتا ہے ہم نے مہتمم صاحب کو مدرسہ کی حالت سے آگاہ کر دیا تھا پھر لوگ کبھی سبحان اللہ بڑی بڑی یافت کرین ع
وزیرے چنین شہریارے چنان

الہام

ارشاد کرہا نہ خالق سے دعا اسطرح کرتی ہین
مڈل پاس ہو جاوین بیاہ زندگی تب ہو

بسم

مڈل کے جھگڑے سر آنیاہ

نہین معلوم دنیا جلوہ گاہ ناز ہے کسکی
ہزارون اٹھ گئے رونق وہی باقی ہے محفلکی

خدا کے بھی عجب عجب نیچرل کارخانے ہین جن کے دیکھنے اور غور کرنے سے عقل حیران پریشان ہو جاتی ہے فوراً زبان سے یہی نکل جاتا ہے عجب خدا کی قدرت ہے آہ یہی دنیا ہوگی یہی یاران وطن ہائے ایکدن ہم ہی نہ ہون گے۔

اسوقت قریب ۱۲ کے بجے ہین آسمان کا اسٹیج پر لطف ستارون سے جلوہ گر ہے تمام عالم مین سنسان ہے ہان البتہ کبھی کبھی کتون یا سیٹی کے سپاہیون کی خوفناک آواز جاگتے رہو جاگتے رہو کی آجاتی ہے۔

مین چارپائی پر پڑا ہوا ادہر ادہر کروٹین بدل رہا ہون اتنے مین یہ شعر کسیکا یاد آگیا ٹھنڈے ٹھنڈے سانس لیکر اس شعر کو پڑھنے لگا ؎

نہین معلوم دنیا جلوہ گاہ ناز ہے کسکی
ہزارون اٹھ گئے رونق وہی باقی ہے محفلکی

ہائے ہائے کیا غضب کا شعر ہے واللہ جس حسن اثر کو بیان ہے فوراً کھینچ دیا ہے۔ ارے ارے یہ کس کے رونے کی کان تو مین آواز آنے لگی اُف دل نکلا جاتا ہے یہ کون مظلومہ ہے جو بیچاری اسوقت رو رہی ہے کیا ایسا دل کو صدمہ پہنچا ہے آخر اس دردناک آواز کو سنکر نہ رہا گیا گھر سے باہر نکلا۔

ہائے غضب ہو گیا افسوس اوسکا وہی بیٹا آج دنیا سے رحلت کر گیا جو بیچارہ یہی ایک گھر کا چراغ تھا مگر حیف وہ بھی گل ہو گیا آہ جو اس کے دل کا آرام راحت دل جگر تھا وہی مر گیا ہائے ہائے ذرا اسوقت کوئی اوس ستم رسیدہ سے پوچھے کہ تجھ پر کیا گذری۔ دوسری جانب جو نظر کی ایک محفل آراستہ پائی عجب و غریب سمان ہے سامنے ایک نوشہ بیٹھا ہے ایک پری جسم نازک بدن اُٹھتے ہوئے جوبن والی کچھ سریلی آواز سے گا رہی ہے ہائے ہائے شعر بھی غضب کا ہے ؎

کہو مالن سے مبارک ہو تمہیں شادی
طاق مسجد سے ذرا لائے چھلا کر سہرا

نوشہ کے رشتہ دار جب اس شعر کو سن رہے ہین مارے خوشی کے تن مین پھول پھول جاتے ہین آہاہا وہ دیکھو کوئی ہجران نصیب پڑا ہوا کروٹین بدل رہا ہے کسی عدہ شکن کی راہ دیکھتے دیکھتے مجبوری پر ہائے ہائے کیا ٹھنڈی ٹھنڈی آہین بھر رہا ہے۔ اور وہ ظالم ستم ایجاد دیکھو کس چین سے رقیب روسیاہ کے پہلو مین آرام کر رہا ہے۔

اسمین کچھ شک نہین کہ دنیا مین رنج و راحت دونون کا چولی دامن کا ساتھ ہے۔ جیسا سعدی سچ فرما گئے ہین ؎

گر نبودے امید راحت و رنج
پائے درویش بر فلک بودے

آہ وہ لوگ جو دنیا کا باعث فخر تھے اور معلوم ہوتا تھا کہ انکے بعد زمانہ تاریک ہو جاویگا مگر کچھ بھی نہ ہوا۔ زمانہ ویسا ہی ترقی کر رہا ہے خدا کے نیچرل باغ مین ایک گل پژمردہ ہو گیا اوس کے بجائے دوسرا غنچہ اور شگفتہ ہو گیا آہاہا عجب شان مولا ہے واہ وا کیا خوب کہا ہے ؎

نہین معلوم دنیا جلوہ گاہ ناز ہے کسکی
ہزارون اٹھ گئے رونق وہی باقی ہے محفلکی

الہام

دنیا کے مزے ہین۔ ہرگز یہ کم نہون گے
چرچے یہی رہین گے۔ افسوس ہم نہون گے

بسم

انہاد۔ ازاٰمادہ

بات مین بات کیا نکالی ہے

میرے بانکے جوان میان تجمل حسین خان اللہ رکھے یونہی تمہاری آن بان۔ تسلیمات۔ کہو تمہارے مزاج کیسے ہین۔ جناب مزاج کیا پوچھتے ہین کل کی تو خبر نہین مگر آج اچھے ہین ہان یارچہ یہ تو ہوتا ہی رہیگا مگر یہ تو کہو جشن جوبلی کے کیا کیا تماشے دیکھے۔ یار کیا کہون شکر ہے خدا کا کہ اینجانب کی تحریر کو لوگون نے وقعت کی نظر سے دیکھا دھوم دھام بھی اسطرح کی کہ باید و شاید دن عید تھا اور رات شبرات تھی۔ یہی اصل بات ہے کہ حضور سلطان الملک سے ہم کو دلی تعلق ہے اور خلوص دل سے مضمون بھی لکھا تھا پھر کیونکر لوگ لے قدر کی نگاہ سے نہ دیکھتے اور کسطرح اون کو دل نہ پہنچتے مثل ہے جو نالے دلپسند گہر کرتے ہین جو دل سے نکلتے ہین۔ خیر حضرت اب مطلب کی سنئے ہم نے بھی کیا بات مین سے بات نکالی ہو کہ جسے سنکر

آپ بھی مشق کر سکینگے، وہ یہ کہ جس طرح مجید صاحب نے یہ قید فارسی شعرائے نامی سے تاریخیں طلب کی ہیں اسیطرح ماہ دولت علیہ الرحمت نے بھی بتقریب جشن بست و نہم سالہ حضور پر نور خلیفۃ المسلمین امیر المسلمین سلطان غازی عبد الحمید خان خلد اللہ ملکہ و سلطنتہ تاریخیں چھپوانیکا عزم کیا ہے لہذا حضرات شعرائے سے التماس ہے کہ بجز و ملاحظہ مضمون ہذا ایک آدھ گھنٹہ کی تکلیف گوارا کر کے تاریخیں اردو میں بہ نشان ذیل ارسال فرما کر بندہ کو مرہون احسان بے پایان کریں۔

(بمبئی مسجد زکریا۔ مدرسہ ہاشمیہ)

المشکلف [illegible]

نور محمد انور مدرس [illegible] ذکریہ

بالائے یار بیمثل و بیعدیل ہے
یا دلنشین مصرعہ بحر طویل ہے

مسٹر پنچ بہادر! [illegible] رہا۔ مجھ فدا مشوہ بھاؤ کر ناک پہاڑ کر، کان بھکر آنکھیں بھینچ کر! ہاتھ پیٹ پیٹا کر، پاؤں سے [illegible] چشم شوق! اور آنکھوں سے سوالا دیدہ اشتیاق بنجائے! آج آپ کے لئے وہ چیز لایا ہوں۔ کہ بمبئی میں بیٹھے بیٹھے ہی پرسن کی تالیں پر چار حرف نہ بھیجدو تو [illegible] سنتے ہی [illegible] کی ریشہ خطمی یا روغن کبوتر بنجاؤ۔ ایا آپ کے خیال شریف کے بچوں بیچ کے بیستر کے اندر کے درمیان میں۔ ارے میاں [illegible] عنوان کو دیکھ کر سمجھے تھے! کہ شاید کوئی غزل بحر طویل میں ہوگی! یا کوئی لمبا چوڑا جھوٹا سچا آسمان زمین کے قلابے ملانے والا قصیدہ ہوگا۔ یا میر انشاء اللہ خان کی طرح میاں مصحفی کی ہجو کا قصہ کیا ہوگا مگر تم نہ طرفہ میری شخص ہو کہ کچھ کہتے ہو نہ سنتے ہو۔ خواہ مخواہ ماہ دولت کے دماغ مبارک کو پراگندہ کئے دیتے ہو کیا تمہیں معلوم نہیں کہ آج کل سرزمین چین میں ایکدم نہیں آبشار؟ بادشاہوں کی زمینیں تک ہل رہی ہیں! [illegible] جیسے مانس سو نیان ہضم کرنے کا دھندا کرتے ہیں جنہیں شیطان نے اونگلی کیا۔ کبھی ہے [illegible] مادگر سے نسبت سے [illegible] ہو رہی ہیں! [illegible] آگ ابھی اچھی طرح فرو نہیں ہوئی۔ انشانی میں الگ جوڑ توڑ رہے ہیں غرض بندہ درگاہ کو ان واقعات دلچسپ کی بکھیڑ بحال [illegible] سیر و سیاحت [illegible] سانگی بھی فرصت نہیں! تمہاری اس شیطان کی آنت آزاد کے فسانے امیر حمزہ کی داستان [illegible] (سمجھ) کو تو عمر طبعی بھی کافی ہونا محال ہے۔ شعر

نہیں تمہاری جو ایسی باتیں کہاں ہو استاد داغ [illegible] حضرت کی بات نہیں [illegible] ہیں نہیں ہے [illegible]

اجی حضرت! بہمہ بروحہ اکرم گستر! [illegible] مکرم! سرچشمہ استاد و الم! شفیق و مہربان! [illegible] دو کان! او غیرہ وغیرہ۔ آپ تو بالکل ہی ہوا کے گھوڑے پر سوار ہو رہے ہیں! باد صرصر سے باتیں کرتے ہیں! جو بندوں سے سنانے کے تیز ترو ہوئے جاتے ہیں! ہم تو منتظر تھے کہ ہمیں ہمارے تحفہ عجیب اور نادر تلاشی کی آپ داد دیجئے! لیکن آپ نے تو قبل از مرگ واویلا پہلے ہی سے دو لتیان جھاڑنی شروع کر دی۔ بہت اچھا اگر آپ کو اتنی ہی عجلت ہے تو بندہ درگاہ بہت ہی مختصر بہت ہی جلد ہی کہے ڈالتے ہیں۔ سنئے اور فرو [illegible] سنئے! اچھی طرح سنئے! ہمہ تن چشم سراپا گوش ہو جائیے۔ [illegible] ہماری محنت رائگان نجائے۔

ارے میاں کچھ کہو گے بھی۔ یا یوں ہی منہ چٹ کر جاؤگے۔ کیا پریسیڈنٹ کروگر کی گرفتاری کی خبر سناؤ گے۔ کیا چینی فتوحات ملک منگلی کا مژدہ لائے ہو کیا ہندوستان سے طاعون [illegible] وبائے نابجا کی اخراج کی بشارت سناؤ گے کیا قانون سیڈیشن کی منسوخی کا حکم حاصل کر لائے ہو۔ آخر ہے کیا۔ جو پہلے سے پہلے آپ ہی خوشی کے مارے پھولے کیا ہوئے جاتے ہو۔ اور دادکیواسطے نکاح کے سے اقرار کرتے ہو تو اب کہنا ہے تو جلدی اوگل ڈالئے ورنہ بندہ رخصت ہوتا ہے!

الامان الامان۔ خدا کی پناہ! پیروں کی مدد۔ بھئی اس جلدبازی کو فرقہ بوکسرز کا حوالہ! اس عجلت کو خدا سمجھے! لو آپ ناراض نہ ہوں! میں ابھی اسیوقت فوراً کہے دیتا ہوں۔ لو سنبھل جاؤ۔ بگوش ہوش سنئے! خوب اچھی طرح غور فرمائیے

اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم! بسم اللہ الرحمن الرحیم!

"حق بحقدار رسید"

کیوں او ستاد سچ کہنا! سب کیسے پر مغز اور کتنے مختصر لفظوں میں آپ کے سامنے عطر مجموعہ پیش کیا گیا ہے! کیوں مان گئے نا؟

ابن یہ کیا کوئی معمہ ہے! کوئی چیستان ہے! کوئی لغز ہے! شعر

ایک آفت سے تو مر مر کے ہوا تھا جینا
پڑ گئی اور یہ کیسی میرے اللہ نئی

ابھی تک آپکی پہلی ہی مزخرفات کا حل نہ ہوا تھا! جو یہ دوسرا بم کا گولہ دے چکا دیا شاباش معلوم ہوتا ہے! کہ بدرچا پ سے تعلیم پائی ہے! یا کسی سے المعنی فی البطن الشاعر سنکر عمل پیرا ہوئے! میاں کیسا حق! کونسا حقدار! کس کا حق کس کو

ہو تمیا ! بارشہ کیا ہوئی ہٹا ہین تماہین فتن و تماشا بال شوراشوری ! باہین ہے نگی ! خیراب اس کو ساف صاف کہڈ اسے لیئے !

لو اور واضح طور پر بتادون ! مگر پہلے اتنا سمجھ لیجئے کہ آنجناب تو آپکو وقیقہ اس و شن ملال سمجھ ! دقاق سخندانی ! سمجھتے تھے ! لیکن آپ تو بالکل ہی موٹی سمجھ کے آدمی نکلے ! جناب من ! بات یہ ہے کہ آج صبح ہی صبح ڈاک جرائی ! تو لہٹ سے یہان آجس ہند نمبر ٣٣ سے تشریف فرما ہوئے ! آپ جانتے ہین کہ بندہ درگاہ تو اپنے لوگون کے دل جان سے دلدادہ ہین ! اجس ہند ہون یا پنچ بہادر ! یا اور اسی مذاق کے اصحاب مزار کام ہند ! لا ! البتہ ضرور ہین تو بسی کر کے اول انکی ملاقات سے محظوظ ہونیکو لازمہ انسانیت اور فرض عین سمجھتے ہین ! خیر قصہ مختصر اجس ہند کو کہوتے ہی الف سے ی تک بالاستیعاب مطالعہ کیا ! تو صفحہ ١١ کالم اول و دوم مطبوعہ ٢١ جولائی ١٩٠٦ء کے صیغۂ انتخاب گورنمنٹ گزٹ کی رخصت و تقرر کی ذیل مین منسرجہ ذیل خبر دیکھتے ہی دیوانہ تو ہو گئے کہ مسٹر عبداللہ ابن خان بہادر یوسف علیصاحب قائم مقام جائنٹ مجسٹریٹ انچارج کردی سب ڈویژن ضلع باندہ کو ٢٠ جولائی ١٩٠٦ء سے ٣ ماہ کی رعایتی رخصت عطا ہوئی " اور کنور علی احمد حسن علیصاحب " قائم مقام جائنٹ مجسٹریٹ مرزاپور کو چارج کردی سب ڈویژن ضلع باندہ بجائے مسٹر عبداللہ ابن خانبہادر یوسف علے رخصتی کے تا صدور حکم ثانی تفویض ہوا !

فرمائیے ! اب توحق بحقدار رسید کے معنے اچھی طرح سمجھ مین آ گئے ! گورنمنٹ ہند کا انتخاب صاد کر سکتے ہے ! ورنہ ضرور زبانِ ضلع باندہ کو سلنگا کا موقع ملتا کہ ہمارے اتنے لمبے چوڑے نام کے حاکم کی جگہ کسی چہوٹے سے نام کے حاکم کو مقرر کر دیا ! گورنمنٹ کی عمیق نظری اور انصاف پروری بیشک بلا شک لائق تحسین اور شایان شکر گذاری ہے ! الباقی باقی !

الراقم

ر. حسبہ نہانوری سر رشتہ دار رجسٹری نیباج ملک مارواڑ

خدا محفوظ رکھے ہر بلا سے
خصوصًا ذات بہنگن بیوفا سے

بشوری نت نئی شعبدہ بازیوں کو دیکھکر بڑی طبیعت گھبرائی ہے ... جب ہم نے دیکھا کہ ہمارے صاحب بہادر تو اپنی خانمون کے ... ہوا کہاتے پھرتے ہین تو ہم بھی ... محروم ہین ... حال ہی مین پشاور صدر بازار کے ایک گہاٹ نا انسان ... ایک مہترانی لینی گرو خانم پنی چہاڑو بیگم یعنی بہنگن ہے ... کا انجن جوڑ دیا اور اُن علم مقامون کی ہوا کہلانے ... شروع کردی ... والپسی مین دمگری کے قریب ... جانکلی وہان کیسین کچھ دینار کا سودا ... ہوگیا ۔ اور بی جہاڑو بیگم ۔ اوس ملنے سوا ... اور ... اتفاق سے ... کالیا ... ہے ۔ اور اس وقت کام کا ہونا مشکل سمجہکر ... اس مہترانی کی جگہ جبر رسید کیجئے مہترانی خوبین ... گڑی اور یہ خود ... فرار ہو گئے آپ جانئے پولیس کو ... ایسی شعبدہ ... پس ... پولیس موجود ہوگی ان حضرت مہترانی کو ...

ہم تبرک و ہم زینت

مکہ شریف ۔ مدینہ منورہ ۔ بیت المقدس ۔ کربلائے معلی کے نقشے ہم نے اعلی درجہ کے رنگین خوشنما منگائے ہین جو کہ شیشہ مین جڑوا کی اگر مکان مین لگائے جائے تو اس مکان کی زینت دوبالا ہو جاتی ہے ہر مسلمان کو چاہیے کہ ان نقشوں کو اپنے مکان مین رکھے ۔

چونکہ نقشے بڑائی چہٹائی مین مختلف ہین اور اُنکے کام کی عمدگی مین بھی کم و بیشی ہے اس لیئے اونکی قیمتین بھی مختلف ہین ۔

نمبر	نام نقشہ	قسم	طول	عرض	قیمت
١	مکہ معظمہ	طلائی	٢٢ انچ	١٣ ½ انچ	٥
٢	مدینہ منورہ	"	٢٢ انچ	١٣ ½ انچ	٤
٣	مکہ معظمہ	رنگین بیل بوٹے	١٥ انچ	١٩ ½ انچ	١٤
٤	مدینہ منورہ	رنگین سادہ بیل بوٹے	١٥ انچ	١٩ ½ انچ	١٤
٥	مکہ معظمہ	رنگین بیل بوٹے	١٣	١٧	١٠
٦	مدینہ منورہ	"	[illegible]	"	١٠
٧	بیت المقدس	طلائی	١٥ انچ	١٩ ½ انچ	١٠
٨	کل مقامات متبرکہ کے نقشے	"	"	٢٠	٣

المشتہر

عبدالرحمن آملادہ قریب دفتر پنچ بہادر بمبئی

جاسوسوں کی یورپین

۲۸ اگست کو روس نے تمام طاقتوں کے نام جو اعلان بھیجا تھا کہ ہم اپنی فوج کو پیکن سے واپس بلائے لیتے ہیں اوس میں یہ بھی ظاہر کیا گیا ہے کہ جب نیوچوانگ میں امن قائم ہونے اور اپنی تجارت کی حفاظت کا کامل یقین ہونے کے بعد ہم نوگادہان سے بھی اپنی فوجیں واپس بلا لینگے۔ اس میں یہ بھی ظاہر کیا گیا ہے کہ نیوچوانگ میں اور اس کو پر جو روسی فوجوں نے تیاری کی ہے دیگر طاقتوں کے حقوق بھی پر اوس کا خیال کیا جائیگا۔

جاپانی سفیر متعینہ ایامائے کو گورنمنٹ نے واپس بلا لیا۔ وہاں چینیوں کا طوفان بے تمیزی جاری ہے کئی لوگ اون کے مظالم سے تنگ کر اپنا گھر خالی کر گئے اور اوس پر چینیوں نے اپنا قبضہ کر لیا۔

چین میں روسی پالیسی کے متعلق سینٹ پیٹرزبرگ میں ایک طول طویل اعلان شائع ہوا ہے جس میں ظاہر کیا گیا ہے کہ روسی گورنمنٹ نے وزیر پیکن اور فوجوں کو حکم دیا ہے کہ پیکن کو تینتسن لوٹ جائیں۔ اس اعلان میں یہ بھی درج ہے کہ روس کی غرض یہ ہے کہ چین کی سلطنت کے ٹکڑے نہوں بلکہ چینی خود باقاعدہ حکومت کریں۔

پیکن کا ۱۹ اگست کا ہوا تار مظہر ہے کہ روسیوں نے شاہی محل پر قبضہ کر لیا ہے تا کہ لوٹا نہ جائے۔ پیکن اور اوس کے اطراف کے ممالک میں کہیں دشمنوں کا پتہ نہیں ہے۔

اخبارات مظہر ہیں کہ ستمبر کو روز لارڈ [illegible] کے مقام سلطنت پر یہ اعلان نافذ کیا کہ ٹرانسوال برٹش سلطنت میں شامل کر دیا گیا۔

برٹش اور فرنچ فوجوں کو دستک میں میں قائم کرنے میں مدد دینے کیلئے جرمنی فوج بھی آ پہنچی۔

شنگھائی میں یہ خیال کیا جاتا ہے کہ جو امریکن فوج پیکن سے واپس بلائی جاتی ہے اسکی وجہ یہ ہے کہ فوج کو بیان رہنے سے ایک خرچ بڑھیگا اور سرد سپاہیوں کو جاڑے کے موسم میں تکلیف ہوگی۔

بیان کیا جاتا ہے کہ جنرل لیوان شنکانی ۱۰ ہزار سپاہیوں کو لیکر کیاؤچاؤ کے اسطرف متعین ہے تا کہ اگر جرمنی کی طرف سے سنٹنگ ممالک بڑھانے کی کوئی کوشش کیجائے گی تو جرمنی کو اپنی کوشش میں ناکام رکھنے کیلئے اپنی جانیں لڑا دینگے۔

لارڈ رابرٹس نے ایک فوج جنرل بلر کی امداد کیلئے روانہ کی ہے جنرل موصوف لیڈنبرگ کیطرف بڑھ رہے ہیں اور فوج جنرل بوتھا ایک محکم مورچہ میں متعین ہے۔ چونکہ جنرل بلر اس مورچہ کو فتح نہ کر سکے اس لئے لارڈ رابرٹس سے امداد طلب کی۔

پانچ ہزار فوج بوئروں نے لیڈی برانڈ کا محاصرہ کیا ہے۔ محصورین بہت بری طرح پھنس گئے ہیں۔ جنرل ہنٹر محصورین کی امداد کیلئے روانہ ہو گئے ہیں۔

جنرل جیمز جینسن سے رپورٹ کرنے میں کہ مخالفت کا خاتمہ ہو گیا۔ دریا کا پانی کم ہو جانے کے بعد ریلوے کی مرمت شروع ہوگی۔

ملکہ معظمہ نے پریسیڈنٹ لاؤبٹ کو سینٹ اینڈریو کا خطاب عطا فرمایا۔ اس خطاب کے ساتھ اپنے ہاتھ کا لکھا ہوا ایک خط بھی بھیجا۔

گلاسگو میں اب تک طاعون کی ۱۶ واردات ہوئیں جن میں ۱۰۳ آدمی سیگریگیشن کیمپ میں بھیجے گئے۔

فوجوں نے لیڈی برانڈ پر قبضہ کرنا منظور کر لیا۔ مگر محاصرہ اوٹھا لیا۔ محصورین جاڑی پر ایک مورچہ میں متعین تھے۔ بوئروں نے دو مرتبہ حملہ کیا تھا مگر دونوں وقت ناکامی سے لوٹنا پڑا۔ پانچ محصورین مجروح ہوئے۔

محصورین لیڈی برانڈ کی تعداد ۱۵۰ ہے ان کے پاس کوئی بڑی توپ نہیں ہے۔ بوئروں کی تعداد کا اندازہ ۲ ہزار سے ۳ ہزار تک لگایا گیا ہے۔ ان کے پاس ۲ توپیں بھی ہیں اونہوں نے دو دفعہ لیڈی برانڈ پر حملہ کیا مگر پسپا کر دیئے گئے۔

ٹرانسپورٹ فارموسا کی فوج شنگھائی میں اوتر گئی۔ برٹش سپاہ (۵۰۰) ساحل شنگھائی پر اتر رہے ہیں۔

فرانس کے وزیر تجارت نے پیرس کی نمائش میں برٹش چیمبر آف کامرس کے ڈیلیگیٹوں کی بڑی آؤ بھگت کی۔ اور اس افواہ کی مخالفت کی کہ انگلینڈ اور فرانس کے درمیان نااتفاقی کا بیج بویا گیا ہے اور بیان کیا کہ ان دونوں طاقتوں کی باہمی دوستی پر دونوں کے فوائد منحصر ہیں۔

انگریزی سپاہیوں کی ایک چھوٹی فوج [illegible] کیطرف روانہ ہونیوالی ہے۔

جنگ لیڈی برانڈ میں بوئروں کے ۴ سپاہی مقتول اور ۲۵ مجروح ہوئے۔ [illegible] کا لڑنا پر انہیں بڑی فوج سے جا ملے۔

ٹرانسوال کی تازہ خبریں مظہر ہیں کہ کمانڈر جنرل بوتھا اور جنرل [illegible] نہیں ہے جنگل کو [illegible] جنرل بولر [illegible]

لارڈ رابرٹس غالباً اکتوبر میں کمانڈر انچیف انگلستان لارڈ وولسلی کی بجائے مقرر ہونے کیلئے لندن روانہ ہونگے۔

چندہ قحط مین والد حضور والیسرائے سے اور ۵۰۰ پونڈ بھیجے انگلستان سے ۲۰۰۰ پونڈ یعنی ۳ ہزار روپیہ آچکا۔

گزرا ایا ہے افسوسناک خبر آئی عالیجناب سر جاوون صاحب اس جہان سے چلدیے سر بمبئی ہند ضیا کی نامی تھے۔

ہندوستان مین وبائے ہیضہ ترقی پر ہے ہفتہ گذشتہ مین ۹۲۹ فوتیان ہفتہ سابق مین ۹۴۴ ہوئی۔

مسٹر تلک کا مقدمہ لائبل بنام اخبار گزٹ لنڈن چل رہا ہے ہندوستان مین کمیشن آویگا۔

ہریبل مین ایک مسمی درگاہ پرشاد کو ۵۰ جرمانہ ہوا کہ سب انسپکٹر پولیس کے رشوت خوار ہونے کی غلط خبر کلکٹر صاحب کو دی تھی۔

بمبئی کے ہز ہائینس آغا خان نے لنڈن مین شاہ ایران کو دعوت دی۔ اور قیمتی تحائف پیشکش کئے۔ شاہ ایران نے علاوہ خطاب شاہی کے اونکو کمال اعزاز کے ساتھ ایک خلعت فاخرہ بھی عطا فرمایا۔

مقدمہ پولیس لکھنؤ مین جیت علی کو رشوت جرم پر اٹھارہ ماہ قید اور ۲۰۰ جرمانہ کی سزا ہوئی۔ اس کے ہمراہی چار ہیڈ کانسٹبل تھے ان کو ایک ایک سال قید اور ایک سو روپیہ جرمانہ کی سزا ہوئی۔

لکھنؤ کے حال کے حادثہ ریلوے کے پاداش مین اسسٹنٹ اسٹیشن ماسٹر و جمعدار البشر سنگھ گرفتار ہین۔

اتوار کی صبح کو لاہور مین اچھی بارش ہوئی۔

رنگون مین ٹیکس چنگی کی شرح بہت بڑھائی ہے حضور لاٹ صاحب نے میونسپلٹی کو اس کے گھٹانیکی تاکید فرمائی۔

اخبار کرسچن ہیرلڈ نیو یارک ۸ لاکھ ۸۲ ہزار کا چندہ بذریعہ مشنریون کے قحط زدگان ہند مین بانٹ چکا۔

سنٹرل جیل بنگلور مین سید حسین کو بجرم قتل ایک عورت کے پھانسی دی گئی۔ حضور والیسرائے نے بھی اپیل منظور نہ کیا۔

بنارس سے چکن اور کارچوبی کے کاریگر نمائش پیرس مین گئے تھے افسوس ناکام واپس آئے۔

دہلی۔ ۹ بجے صبح کو نواب محمد مظفر علیخان بہادر رئیس پاٹودی ہمراہی محمد ابراہیم علیخان صاحب ولیعہد ریاست بغرض دہلی مین تشریف لائے تھے کہ پھولوالون کی سیر مین شامل ہون۔ مگر اس میلہ کے بند ہوجانیکی وجہ سے یکم ستمبر کو ۸ بجے رات کو واپس تشریف لیگئے۔ نواب صاحب نے ہمراہ ولایت خان نامی ایک مشہور گویّے کو ۱۰۰ روپیہ ماہوار پر ریاست مین نوکر کر لیا ہے (نامہ نگار)

سرینگر کشمیر مین ہیضہ کی شدت جاری نہین ہر مین انتظام روک تھام مین کوئی دقیقہ باقی نہ چھوڑا۔

امرتسر کے مشہور پہلوان غلام نے نمائش پیرس مین ۲ ہزار کی بازی کا دنگل جیتا۔

حضور والیسرائے حیدرآباد دکن کا دورہ نہین فرمائینگے۔ کلکتہ پہنچنے کی تاریخ ۱۷ دسمبر قرار دیجاچکی ہے۔

ڈیرہ غازیخان کو بچانیکا مستقل انتظام گورنمنٹ ہند کریگی۔ ایک جدید نالہ بنانا ہوگا۔

دہلی بیت کی جامع مسجد ۲۴ ر ماہ گذشتہ کو سپرنٹنڈنٹ پولیس نے چھاپہ مارکر ۲۰ قمارباز گرفتار کئے

ہندوستان کی تمام فوجی مرکز بفضل خدا ہیضہ سے پاک صاف ہوگئے۔ اب بالکل افاقہ ہے۔

آسام مین کرہ خاصی سے وادی بارہ تک بصرف ۱۵ لاکھ ۲۰ میل سڑک ہلکی ریلوے بنیگی۔

ملتان مین مقدمہ رشوت سردار گورمکھ سنگھ کا تازہ شگوفہ کھلا۔ ایک نامی پلیڈر مسمی لالہ شیداس پر آفت آئی۔ منٹگمری کے باشندہ ہین۔ ان پر الزام جھوٹی شہادت بنانیکا ہے۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ ملتان کی عدالت مین ہے۔ اکتوبر کو پیشی ہے۔ ملزم دو ہزار کے مچلکہ پر ہے۔

حضور والیسرائے گجرات کے جنگلات گیر مین شیر کا شکار کھیلینگے۔ ہند مین یہی ایک شیر کی شکارگاہ باقی ہے۔

سر بمبئی کشمیر کی طرح والیان ریاست جودھپور و بڑودہ نے بھی انگلش سکہ رائج کر دیا ہے۔

چاینہ بریگیڈ کی فوج کو ملا کر ہندوستان سے کل فوج جو چین گئی قریب ۲۳ ہزار نفر کے ہے۔ برٹش افسر ۵۱۶ وارنٹ افسر ۵۶۸ دیسی افسر ۲۲۳ سپاہی ۱۷۱۵۔ انگریزی ۱۳۷۰۵ اور اس فوج کو متعلق شاگرد پیشہ ۱۳۵۱۰ گھوڑے ۴۲۴۰ ٹٹو و خچر ۱۸۸۵ توپین ۲۸ ہین۔

صاحب وزیر ہند بہادر قحط پالیسی کی تحقیقات کیلئے ایک کمیشن مقرر فرمائین گے۔

طاعونی شکار

تاریخ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
۲ ستمبر	۱۱	۵	۳۴	۲۲	۱۵۰
۳ ″	۸	۵	۱۹	۱۷	۱۵۳
۴ ″	۱۱	۸	۲۵	۲۳	۱۶۸
۵ ″	۱۰	۷	۲۴	۱۸	۱۴۸
۶ ″	۱۳	۵	۲۵	۱۹	۱۵۷
۷ ″	۱۳	۱۱	۲۵	۲۲	۱۶۸
۸ ″	۲۷	۹	۱۵	۱۴	۱۶۰